عشق کے قیدی

(قسط:۵)

ظفر جی

دوسری ملاقات

22 جنوری....1953ء....کراچی

آج پھر گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے رونق تھی۔ مختلف اخباری نمائندے اِدھر اُدھر سرگوشیاں کرتے پھر رہے تھے ۔ بہت سی افواہیں گردش کر رہی تھیں۔ ہم وزیرِاعظم ہاؤس کے باہر کھڑے تھے۔

"سنا ہے کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت آج کوئی الٹی میٹم دینے والی ہے۔" ایک دُبلے پتلے صحافی نے مجھ سے سرگوشی کی۔

" دیکھئے 1952ء گزر چکا.....ایک سال سے تحریک چل رہی ہے.....ظاہر ہے مجلس عمل وزیرِاعظم صاحب کو پھولوں کا ٹوکرا دینے سے تو رہی....الٹی میٹم ہی دے سکتی ہے!!!!"

" ویسے ایک بات تو ماننی ہی پڑے گی ...." وہ چشمہ درست کرتے ہوئے بولا۔ " مجلس کی تشکیل کے بعد'' خلیفہ'' نے پاکستان میں مرزائیت کا جھنڈا گاڑنے کا خواب دیکھنا چھوڑ دیا ہے۔ "

"ظاہر ہے...'' خلیفہ'' سوئے گا تو خواب دیکھے گا۔" میں نے جواب دیا۔

"سنا ہے آج ایک بہت بڑی شخصیت وزیرِاعظم سے ملنے آ رہی ہے؟ کون ہو سکتا ہے؟" وہ کچھ اور قریب ہو کر بولا۔

"چاند پوری...." میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" کون چاند پوری؟" وہ مجھے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"میرا مطلب ہے چاند پوری ہی اس سوال کا بہتر جواب دے سکتے ہیں...وہ لکّی سٹار تک گئے ہیں سموسے لینے۔"

"یہ دیکھئے...مرزائی اخبار'' الفضل'' ربوہ میں اشتہار چھپا ہے....خونی مُلّا کے آخری دن " اُس نے جیب سے ایک پرچہ نکال کر دکھایا۔

"یہ کہاں سے ملا تمہیں؟ "

"ایک مرزائی سے منگوایا ہے "

"مجھے دے دو....اس میں سموسے ڈال کر کھائیں گے۔ "

اتنے میں چاند پوری آ گئے۔

" آج پیر صاحب آف سرسینہ شریف تشریف لا رہے ہیں.... "انہوں نے دُور سے اعلان کیا۔" بنگال کی ایک مقتدر مذہبی شخصیت....خواجہ ناظم الدین بھی بنگالی ہیں....سو... لوہے کو لوہا کاٹنے آ رہا ہے بھائی....سموسہ لیجیے۔"

کچھ ہی دیر بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا وفد بھی پہنچ گیا۔وفد اندر گیا تو اخباری نمائندگان بھی پیچھے پیچھے ہو لئے۔وزیر اعظم وفد کے ہمراہ پیر صاحب کو دیکھ کر پریشان ہو گئے اور کہا:

"پیر ساب؟؟ کیا بنگال تک مرزوئیت پونس گیا؟؟ "

"اگر آپ کی شفقت رہی تو کاشغر تک بھی پہنچے گی۔" پیر صاحب نے وزیرِ اعظم سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"اللہ نہ کرے....حکومت مجلس عمل کے مطالبات کی روسنی میں اہم اقدامات اٹھانے پر گور کر رہی اے۔ "

" کون سے اقدامات وزیر اعظم صاحب....!" ابوالحسنات بول پڑے۔" ہم کئی بار آپ کے پاس آ چکے ہیں...آپ کو بتا چکے ہیں کہ خدارا! آفس سے باہر نکل کر دیکھئے....ملک میں کیا ہو رہا ہے....مرزائیت ملک کی رگ رگ میں بیٹھ چکی ہے ....سر ظفر اللہ کلیدی آسامیاں ریوڑیوں کی طرح قادیانیوں میں بانٹ رہے ہیں....ہم آپ کے سامنے کئی بار اِحتجاج کر چکے...فریاد کر چکے ....مگر آپ ہیں کہ جیسے سنتے ہی نہیں.... "

" دیکھئے....!! ہم آپ کو بار بار بتائےکا ہے کہ جفر اللہ کو فی الفور ہٹانا ملکی مفاد میں نئیں ہے....کیا بولے گا؟ امریکہ سے گندم کا بات سَل ریا ہے....موسئلہ کسمیر پر سیلیوسن آنے والا ہے....جفر اللہ کو ہٹایا گیا تو پاکستان کو نقصان ہوئے گا...کیا بولے گا؟" وزیرِ اعظم نے کہا۔

" لیکن اگر آپ نے سر ظفر اللہ کو برخواست نہ کیا تو ملک پر اِس سے بھی بڑی آفت آئے گی۔" وفد نے کہا۔

"وہ کائیسے؟؟ "

" حضور!! اُمتِ مرزائیہ کی تار ربوہ سے ہلائی جاتی ہے....کل کلاں ملک پر کوئی کڑا وقت آ گیا تو بطور وزیرِ اعظم آپ کی کوئی نہیں سُنے گا....سب ربوہ کے خلیفہ کی طرف دیکھیں گے۔ "

" دیکھو....یہ ایک دم فجول بات ہے...مجوسی مت پھیلائیے۔" وزیرِ اعظم نے کہا۔

" حضور!! ہم کاہے کو مایوسی پھیلائیں گے...ابھی کل ہی کا واقعہ ہے....آپ کی راجدھانی میں مرزائیوں کا جلسہ ہوا...آپ کا حکم تھا کہ ظفر اللہ خان کراچی نہ آئیں....آپ کے احکامات ہوا میں اُڑا دیے گئے....خلیفہ کی مان لی گئی....اب آپ ہی بتائیے....اس ملک کا اصل حاکم کون ہوا؟ آپ یا خلیفہ؟....یہ تو اَندر کا حال ہے...عالمی معاملات بھی آپ کی دسترس سے نکل رہے ہیں....کچھ عرصہ پہلے عرب ممالک نے سلامتی کونسل میں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی سیاسی دستگیری چاہی...انہوں

نے وزارت خارجہ سے رابطہ کیا... جواباً انہیں بتایا گیا کہ پہلے خلیفۂ ربوہ کی رضاء حاصل کرو.... تب جا کر ہم دو لفظ آپ کی حمایت میں بولیں گے!!!" علماء نے سوال کیا۔

"دیکھیئے.... پالیٹیکس میں اُونچ نیچ سب سَلتا ہے.... جیادہ ٹینسن لینے کا نئیں ہے!!! "

" ٹینشن نہ لیں؟؟.... ایک آزادِ اسلامی مملکت میں وزارتِ خارجہ کا قلمدان مرزائیت کی نشر و اِشاعت کے لئے وقف ہے اور ہم ٹینشن نہ لیں؟ گریڈ سترہ سے بائیس تک کی ہر آسامی پر ایک قادیانی بیٹھا ہے، ہم ٹینشن نہ لیں؟ بیوروکریسی، مقنّنہ، عدلیہ، انتظامیہ کے ہر تبادلے پر ظفر اللہ خان کی مہر لگتی ہے، ہم ٹینشن نہ لیں؟؟.... بلدیہ سے لے کر ریلوے تک کا ہر ملازم چھوٹے چھوٹے مفاد کے لئے مرزائی افسروں کے سامنے ایمان گروی رکھے بیٹھا ہے.... اور ہم ٹینشن نہ لیں!!! "

وزیرِ اعظم کچھ دیر سوچتے رہے، پھر بولے:

" دیکھو.... جب تک اس کرسی پر ایک پنجابی وَجیرِ اَعجم بیٹھا تھا.... سب ایک دم بڑھیا تھا.... مولوی بھی چُپ تھا.... اور مرزوَئی بھی خاموس.... ایک بنگاوَلی وَجیرِ اَعجم کیا بنا... سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ "

" کیا مطلب؟؟.... ہم کچھ سمجھے نہیں؟؟" پیر صاحب سرسینہ شریف نے پوچھا۔

" پیر صاحب!!! یہ سازِس ہے.... ہم بتاتا ہے.... میرا کھلاف سازس سُروع ہو گیا ہے.... اور اِس سازس کے پیچھے پنجاب کا وَجیرِ اعلیٰ ہے.... ممتاج دولتانہ.... اب مولبی لوگ کو یہ بات سمجھ نئیں آتا۔ "

" آخر کیوں؟؟ دولتانہ آپ کے خلاف کیوں سازش کرنے لگے؟؟ "

" وہ کیا ہے کہ ہم بنگاوَلی ہے.... اور بنگال کے مساوی حقوق کا بات کرتا ہے.... دولتانہ مولبی کو اِستعمال کر ریا ہے... تاکہ میرے پہ دباوَ ڈال کے اپنا کرسی مجبوط کرے.... کیا بولے گا؟؟"

" جنابِ وزیرِ اعظم!! تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ ہے، ایسے مطالبات کی حمایت کرنا، ممتاز دولتانہ جیسے دُنیادار سیاست دانوں کے نصیب میں کہاں؟؟"

پیر صاحب سرسینہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: " خواجہ صاحب!!!! خُدا کے لئے.... حالات کو سمجھیں... سازش کوئی اور کر رہا ہے.... اور آپ کی نظریں کہیں اور ہیں.... ہم فی الحال آپ کو صرف تیس دن کا الٹی میٹم ہی دے سکتے ہیں۔"

" الٹی میٹم.... کائیسا الٹی میٹم....؟؟" وزیرِ اعظم پریشان ہو کر بولے۔

" یہ میرا نہیں آل مسلم پارٹیز کنونشن کا فیصلہ ہے.... 22 فروری تک اگر مجلس کے مطالبات منظور نہ ہوئے تو ڈائریکٹ ایکشن ہوگا... بہتر ہے کہ مان لیجئے.... ورنہ دنیا و آخرت دونوں میں خسارا ہی خسارا ہے۔ "

وزیرِ اعظم میز کے پیچھے سے چل کر پیر صاحب کے سامنے آ گئے اور کہا:

"میرے ساتھ تسریف لایئے....ہم آپ کو اَندر کا بات بتاتا ہے۔ "

وہ پیر صاحب کا ہاتھ پکڑ کے ایک کونے میں لے گئے اور بنگالی زبان میں کچھ سمجھانے کی کوشش کرنے لگے، لیکن پیر صاحب مسلسل انکار میں سر ہلاتے رہے۔ وزیرِ اعظم واپس آئے تو کافی مایوس تھے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا :

"مُسکل تو یہ ہے کہ کوئی ہمارا بات سمجھنے کو تیار نہیں.....نہ تو مولوی ساب.....نہ دولتانہ.....ٹھیک ہے....کوئی بات نہیں......ہم بھی دولتانہ کو ٹینسن دے گا.....ہم سرگودھا جائے گا.....اور دولتانہ کے سیاسی حریف خضر حیات خان کے ساتھ تیتر کا سکار کھیلے گا....اگر وہ مولویوں کے ذریعے ہمیں ٹینسن دے سکتا ہے....تو ہم بھی اُس کو... بروبر... ٹینسن دے گا "

مجلسِ ابلیس

25 جنوری 1953ء ...گورنمنٹ ہاؤس لاہور

اسٹیورڈ نے سر پر لمبے طُرّے والی پگڑی پہنی اور خود کو آئینے میں اچھی طرح دیکھا اوٹرالی دھکیلتا گورنر ہاؤس کے خُفیہ میٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔ یہاں سٹیبلشمنٹ سر جوڑے بیٹھی تھی۔ کمرے میں سگریٹ اور ولایتی شراب کی بُو پھیلی ہوئی تھی۔ ایک بڑا سا ایگزاسٹ فین ماحول کی حبس دُور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"دیکھو....کیا ہے یہ؟؟" گورنر جنرل غلام محمد نے ایک اخبار لہراتے ہوئے کہا۔

"اخبار ہے سر...."ایک مُچھّل وردی پوش بولا۔

"فردوس شاہ....مُجھے بھی پتا ہے اخبار ہے....اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے.... پڑھو اِسے۔ "

"یس سر!!!" ڈی ایس پی فردوس شاہ بیلٹ درست کرتا ہوا اُٹھا اور گورنر کے پاس جا کر اَخبار میں جھانکنے لگا:

"امریکہ سے ایک لاکھ پچھتّر ہزار ٹن گندم کی کھیپ...... "

"او نالائق آدمی....یہ نہیں....یہ پڑھو۔" باس نے ایک چوکھٹے پر انگلی دھر دی۔

"سر...سر...سر...."فردوس شاہ اخبار پر پورا جھک گیا:

"پچیس....دِن.... باقی ہیں... "

" کچھ آیا سمجھ شریف میں؟" گورنر نے سگار کا دُھواں چھوڑتے ہوئے کہا۔

"یس سر...پچیس دن باقی ہیں۔ "

" کس چیز میں؟" گورنر نے پوچھا:

"امریکہ سے گندم آنے میں !!! "

"ہمیشہ پیٹ سے سوچتے ہو فردوس شاہ!!! سوال چنے کا جواب گندم.... یہ الٹی میٹم کی خبر ہے۔ "

"الٹی میٹم ؟؟ "

"ہاں الٹی میٹم.... اگر پولیس کی یہ حالت ہے تو باقی اداروں کا کیا بنے گا.... بیٹھو!!!" گورنر نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یس سر... یس سر۔" ڈی ایس پی واپس کرسی پر جا بیٹھا۔

"مولویوں کی ایک تحریک چل رہی ہے آجکل.... کچھ علم ہے اس بارے میں؟" گورنر نے کہا۔

"یس سر.... اینٹی احمدیہ موومنٹ "

"جی ہاں .... اور اِس تحریک نے ایک الٹی میٹم دے رکھا ہے .... تیس دن کا الٹی میٹم .... جس میں پچیس دن باقی ہیں .... روزنامہ ”زمیندار“ میں روزانہ یہ چوکھٹا چھپتا ہے..... دیکھا ہے کبھی ”زمیندار“؟؟ "

"نو سر..... "فردوس شاہ نے معصومیت سے کہا۔

"اسی لئے تم نے ابھی تک ترقّی نہیں کی !!! "

" حضرات !! آج کی یہ میٹنگ انتہائی غیر معمولی حالات میں بلائی گئی ہے .... مولویوں کی اس تحریک کو طاقت سے کچلنا ہے .... نو تھرڈ آپشن.... تا کہ یہ لوگ دوبارہ اکٹھے نہ ہو سکیں... "

اسٹیورڈ گلاسوں میں شراب اُنڈیلنے لگا۔

" لیکن فی الحال تو وہ لوگ پُر امن ہیں سر، انتظامیہ سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔" ڈی آئی جی نے کہا۔

"ڈی آئی جی صاحب.... لگتا ہے آپ کو پَروموشن کی ضرورت نہیں۔؟؟ "

"یس... سرررر.... نو... سر.... آئی وانٹ پروموشن سر" ڈی آئی جی بوکھلا گیا۔

"مُلا جب مسجد سے نکل کر سڑک پر آ جائے تو ریاست کے پاس دو ہی رستے بچتے ہیں.... یا تو سفید ٹوپی اوڑھ کر اللہ اللہ شروع کر دے یا پھر ڈٹ کر مقابلہ کرے .... کیا سمجھے؟؟ "

"یس سر.... یس سر!!!" ڈی آئی جی نے ڈائری میں نوٹس لیتے ہوئے کہا۔

"مولوی مسیت سے نکل چکا ہے.... اب جو کچھ کرنا ہے ریاست نے کرنا ہے.... اب وہ صرف تقریریں نہیں کرے گا.... ایجی ٹیشن کرے گا.... گرفتاریاں دے گا .... اسٹیبلشمنٹ پر دباؤ بھی بڑھائے گا.... "

"یس سر.....یس سر...."

اِن لوگوں کو پہلے خوب براَنگیختہ کرو....تشدّ د پراُکساؤ....پھر تشدّ د کرو..... یہ ہے اصل طریقہ!!! "

"یس سر ...انڈرسٹینڈ سر!!!! "

" آپ کو اَڑھائی سو رضا کار مل جائیں گے....احمدی کمیونٹی سے...!" گورنر نے ساغر بھرتے ہوئے کہا۔

"یس سر...!!! "

"یاد رکھو!...اگر ایک بار بھی اس ملک میں مولوی قابض ہو گیا تو شراب کے ایک ایک قطرے کو ترس جاؤ گے تم لوگ۔ تمہارے یہ سب رنڈی خانے ویران ہو جائیں گے۔ یہ چھل پہل سب برباد ہو جائے گی۔ بڑی مشکل سے ایک آزاد ریاست حاصل کی ہے۔ جہاں شرفاء آزادی کا سانس لے سکیں اور یہ مولوی پہلے پارٹیشن کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا۔ اب آزاد ملک کے آزاد لوگوں کے خلاف کھڑا ہے.... "

"سر میں تو کہتا ہوں کل ہی سب کو اَریسٹ کر کے اندر کر دیں....نہ رہے گا بانس، نہ رہے گی بانسری۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"معاملہ اِتنا سیدھا نہیں ہے چیف سیکرٹری صاحب!.... پہلے پبلک کو مطمئن کرنا پڑتا ہے....جنہیں اسلام کا نعرہ دے کر ہم نے یہ ملک بنایا....امتِ مسلمہ کی طرف دیکھنا پڑتا ہے....جن سے اسلام کے نام پر ہم امداد وصول کر رہے ہیں...ریاست کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں.... "

"میں آج ہی جوانوں کو اَلرٹ کر دیتا ہوں سر!!!" ڈی آئی جی نے کہا۔

"دیکھو!...... پہلے تھوڑا بلوہ کراؤ، دو چار لاشیں گراؤ۔ عوام خود اُن کے خلاف ہو جائے گی....اس کے بعد ہم انہیں فوجداری مقدمات میں باندھ لیں گے .... یوں سانپ بھی مر جائے گا....اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔ "

"بے فکر رہیں سر!....موقع ملتے ہی ہم مظاہرین پر ٹوٹ پڑیں گے۔ "

"یاد رکھو! یہی پہلا اور آخری موقع ہے۔ اگر آج مولوی بچ گیا تو یہ مزید طاقتور ہو جائے گا...ڈرو اُس وقت سے جب یہی مولوی تمہارے سر پر سوار ہو کر تمہارے منہ سونگھ رہا ہوگا۔ تم سے نکاح نامے طلب کر رہا ہوگا۔ فحاشی، فحاشی کا راگ الاپ رہا ہوگا....اگر ملک کو ترقی دینی ہے تو اِس تحریک کا وہ حشر کرو کہ آئندہ سو سال تک یہ لوگ اُٹھ نہ سکیں.... "

"لیکن سر!....اِتنے بڑے ایجی ٹیشن کو روکنا اکیلے پولیس کے بس میں نہیں ہے....اگر بارڈر پولیس کی ایڈ میسر ہو جائے..."

"ہم کوشش کر رہے ہیں۔ بارڈر پولیس منگوانے کی۔ خان بہادر سے رابطہ ہے میرا۔ مسجد شہید گنج تحریک میں اس نے

بہترین کارکردگی دکھائی تھی....اُسے مولوی کو کچل دینے کا پرانا تجربہ ہے.... "

"ٹھیک ہے سر!!!"

"ایڈیٹر حضرات....آپ کو یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے کہ "ڈان" اور ''سول'' اخبار کا کردار بہت اہم ہے۔اس آگ پر اتنا تیل چھڑکو کہ شعلے آسمانوں کو چھونے لگیں۔تاکہ ہمیں گولی چلانے کا...لاجک مل سکے....دِس ازاے وار اَگینسٹ اسٹیٹ !!!"

"یس سر....یس سر!!! "

زلزلہ

فروری۔۔۔۔1953ء

پورا ملک علماء کی ولولہ انگیز تقاریر سے گونج اٹھا تھا۔کراچی تا خیبر تحریک تحفظ ختم نبوت کی بازگشت سنائی دینے لگی۔اس طوفانِ بلاخیز کا مقابلہ کرنے کے لئے مرزائیوں نے شہر شہر ''سیرت کانفرنسوں'' کا انعقاد بھی کیا،لیکن عوامی غیظ و غضب نے اُن کی یہ جعلی کارروائیاں ناکام بنا کر رکھ دیں۔میں اور چاند پوری، پاؤں میں بھنور باندھے شہر شہر گھوم رہے تھے۔صبح آٹھ بجے ہم چک ڈھگیاں [چناب نگر] پہنچے۔جہاں ساٹھ ہزار کے مجمع سے قادیانی خلیفہ کا خطاب جاری تھا۔خطاب کیا تھا،اونچے درجے کا سیلاب تھا!!!

"سُن لو! کان کھول کے سن لو!!! اُن کا خُدا اور ہے۔ ہمارا خدا اور ہے۔!!! اُن کا اسلام اور ہے۔ ہمارا اسلام اور ہے۔!!!! اُن کا رسول اور ہے ہمارا رسول اور ہے۔!!!!! ان کا حج اور ہے۔ ہمارا حج اور ہے۔!!!! ہر بات میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔ ہر عمل میں اختلاف ہے۔ ہر چیز میں اختلاف ہے۔!!!!

''مرزا کی جے'' کے نعروں سے ربوہ گونج رہا تھا۔قادیانی خلیفہ ایک سو بیس کی رفتار سے تقریر کر رہے تھے،اور چاند پوری دو سو بیس کی رفتار سے مسلسل نوٹس لئے جا رہے تھے۔میں کچھوے کی رفتار سے اِن دونوں کا پیچھا کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔کبھی دو لفظ لکھتا، پھر کاٹ کے چاند پوری کی نقل مارنے لگتا، پھر تھوک سے مٹا کر خلیفہ کا خطاب سننے لگتا۔سوچا کیوں نہ موبائل پر ریکارڈنگ کی جائے۔جیب سے موبائل نکالا تو اُسے پھپھوندی لگ چکی تھی۔

"احمدیوں کی غیر احمدیوں سے قوم جُدا،نسل جُدا، گوت جُدا، ملّت جُدا۔خُدا کی قسم! ہمارے اور اُن کے درمیان وہی فرق ہے جو ہندو اور مسلمان میں تھا۔" نعرۂ تکبیر.....اللہ اکبر۔

میں نے کہا" آج تو چائے سے زیادہ کیتلی گرم ہے۔ "

" گیلی لکڑیوں کی آگ ہے....اثر تو دکھائے گی!!!" چاند پوری مسلسل قلم چلاتے ہوئے بولے۔

"مبارک ہو۔مبارک ہو۔مبارک ہو۔عالمِ رویا سے ایک اور چٹھی آئی ہے۔!!! "

چاند پوری مجھے کہنی مار کر بولے:"لو جی پھر آمد ہو گئی!!! "

" حضرات !......میں نے ایک گائے دیکھی۔گائے ،جس کی لمبائی شرق تا غرب پھیلی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔!!! جس کے سینگ بادلوں سے اونچے تھے۔۔۔۔۔۔۔!!! میں اس گائے پر سوار ہوا۔۔۔ وہ چلتی گئی۔۔۔چلتی گئی۔۔۔ چلتی گئی یہاں تک کہ دلّی پہنچ گئی۔۔!!! "

" گائے ہو،بھینس ہو،بکری ہو،گدھی ہو...جائے گی سیدھا دلّی"چاند پوری نے تبصرہ کیا۔

" سُنو۔سنو۔سُنو۔تعبیر بھی سُنتے جاؤ۔!!!! "خلیفہ نے پانی پی کر دوبارہ سٹارٹ پکڑا۔

" پاکستان آنا ہماری مجبوری تھی۔تا کہ '' خدائی جماعت '' کو بچایا جا سکے،لیکن اب یہ زمین بھی ہم پر تنگ کی جارہی ہے اور اِسے ملاؤں کے قبضے میں دیا جارہا ہے۔!!! یاد رکھو! اگر یہ زمین بھی احمدیوں پر تنگ ہوئی تو دوبارہ اکھنڈ بھارت بنے گا ۔جس کی پیش گوئی بھی ہم کر چکے ہیں۔!!! "

''مرزا کی جے'' کے نعروں سے چنیوٹ کی پہاڑیاں لرز اٹھیں!!!

"اُٹھو! چلتے ہیں....کل یہی اکھنڈ بھارت والی ہیڈ لائن لگائیں گے....شاید حکومت کو ہوش آجائے۔ "

" ہوش میں آ بھی گئی تو "ڈان" اور "سول" پڑھ کر پھر بے ہوش ہو جائے گی....حکمرانوں کا اپنا میڈیا ہوتا ہے اور عوام کا اپنا۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ہم وہاں سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے ۔عصر کی نماز ہم نے جامع مسجد شیرانوالا میں پڑھی۔یہاں بھی ایک خلقِ کثیر جمع تھی۔نماز کے بعد شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کا خطاب شروع ہوا۔

" پاکستان کے غیرت مند حکمرانو! خون کے دریا بہا کر پاکستان بنانے والو! تم تو کہا کرتے تھے کہ یہاں اسلام نافذ ہوگا ۔شریعتِ محمدی ﷺ کا نفاذ ہوگا۔ناموسِ رسالت کا تحفظ ہوگا۔لیکن یہاں حالات تمہارے دعووں کے برعکس ہیں۔کیا پاکستان اس لئے بنایا تھا کہ اسے مرزائیستان بنا دیا جائے؟ اِس میں غلام قادیانی کی کذاب نبوت کا کھوٹا سکّہ چلایا جائے؟ کیا خواجہ ناظم الدین مرزائیت کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں؟ کیا گورنر غلام محمد پاکستان کا مفتی اعظم ہے؟ جب یہ لوگ عالم دین نہیں ہیں،مفتی نہیں ہیں تو مرزائیت کے متعلق ہم ان کا فیصلہ کیوں مانیں۔"

حضرت شیخ التفسیرؒ کا تعلق گوجرانوالہ کے ایک صوفی گھرانے سے تھا۔آپ کے والد گرامی شیخ عبید اللہؒ سلسلۂ چشتیہ سے بیعت تھے۔آپ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے شاگرد تھے اور زندگی بھر انگریزی استعمار سے نبرد آزما رہے۔ برٹش راج کے دوران

قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرتے رہے۔

"خُدا کا شُکر ادا کرو۔ اگر علمائے دین نہ ہوتے۔ اگر صوفیاء نہ ہوتے۔ اگر فقہا نہ ہوتے۔ تو آج سارا پنجاب مُرتد ہو چُکا ہوتا۔ انگریز دور سے آج تک علماء چٹان بن کر اِس قادیانی و مرزائی فتنے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ان بزرگوں کی وجہ سے آج ہمارے ایمان سلامت ہیں۔ میری بات لکھ رکھو کہ اگر اِن حکمرانوں نے مسلمانوں کے مطالبات نہ مانے تو ایک برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ مستقبل کا مؤرخ جب بھی پاکستان کی تاریخ لکھے گا۔ ان حکمرانوں پر لعنت بھیجے گا۔ "

مغرب کے بعد ہم موچی گیٹ پہنچے۔ جہاں مخدومِ اہلسنّت مولانا عبدالغفور ہزاروی چشتی خطاب فرما رہے تھے:

"عزیزانِ وطن! تقریروں کا وقت بیت گیا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ بہت صبر کر لیا اس قوم نے۔ پانچ برس ہو گئے، اس ملک کو وجود میں آئے ہوئے۔ پانچ برس اور آج تک ایک ہی تماشا چلتا رہا۔ چند پٹیو یہاں کا سارا آٹا کھاتے رہے۔ مسلمان چُپ رہا۔ غریب ایک ایک دانے کو ترس کر رہ گیا۔ مسلمان صبر کرتا رہا۔ تم نے کاروباری سرگرمیاں معطل کیں۔ ہم کچھ نہ بولے۔ تم دستوری سفارشات لے کر آئے۔ ہم دیکھتے رہ گئے۔ ارے یہ کیسا دستور لے آئے ہو؟ نبی ﷺ کی جوتیوں کے صدقے ملا تھا تمہیں پاکستان اور آج اسی پاکستان کے دستور میں نبی ﷺ کا منصبِ ختم نبوت ہی محفوظ نہیں ہے۔ ناموسِ رسالت محفوظ نہیں۔ ختمِ نبوت محفوظ نہیں۔ یہ ہے تمہارا دستور؟ ایک اسلامی ملک کا دستور ایسا ہوتا ہے؟ تم نے غریب سے روٹی چھینی، اس کی چھت چھینی، اس کا آرام و سکون چھینا اور اب منصبِ رسالت پر ڈاکہ مارنے والوں کے پشتیبان بننے چلے ہو؟ خواجہ ناظم الدین صاحب! یہ عہدے، یہ وزارتیں، یہ گدیاں، تمہیں مبارک ہوں۔ بس ہمارے نبی ﷺ کے ناموسِ رسالت کو نکیل ڈال دو۔ تحفّظ ختم نبوت کا قانون بنا کر ہمیں دے دو اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر نتائج کی تمام تر ذمہ داری بھی تمہارے سر پر ہو گی۔"

جاری ہے

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
26 جنوری 2017ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نماز مغرب مجلسِ درسِ قرآن ہوتی ہے
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961